



تاریخ: جنوری 15، 2026

نمبر: 3519-26\PPA

فارمیسی تعلیم میں بدعنوانی کا سد باب: لارڈز کالج آف فارمیسی لاہور کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر کی فوری برطرفی ناگزیر

فارمیسی کی تعلیم اور صنعت زندگی بچانے والی ادویات کی تیاری میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ عمل انتہائی منظم اور سائنسی مراحل پر مشتمل ہوتا ہے، جن میں فعال اجزاء کی تیاری سے لے کر انہیں گولیوں، شربتوں، انجیکشنز، ایمپولز، کریموں، مرہموں، سپوزیٹریز، پیسریز اور معطلیوں جیسی خوراک کی اشکال میں ڈھالنا شامل ہے۔ ملنگ، خشک کرنے، کمسٹنگ، گرینولیشن، ہیٹنگ، کوٹنگ اور پریٹنگ جیسے مراحل اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ادویات طبی استعمال کے لیے مطلوبہ معیار پر پورا اتریں۔ تاہم، جب بدعنوانی تعلیمی و صنعتی اداروں میں داخل ہو جاتی ہے تو یہ نہ صرف عوامی وسائل کو ضائع کرتی ہے بلکہ صحت کے نظام اور تعلیمی ساکھ کو بھی شدید نقصان پہنچاتی ہے۔

ایک نمایاں مثال یونیورسٹی آف سرگودھا میں تقریباً 0.8 ارب روپے مالیت کے ایک بڑے دواسازی منصوبے کی تباہی ہے، جو 18 سال کی محنت کے بعد بدانتظامی اور بدعنوانی کی نذر ہو گیا۔ یہ ناکامی اُس وقت کے ڈین آف فارمیسی، پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر، کے مبینہ غیر شفاف اقدامات اور غلط فیصلوں کا نتیجہ تھی۔ ایسے افراد کی تعلیمی قیادت میں موجودگی تعلیمی و تحقیقی نظام کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ان کی لاہور کے لارڈز کالج آف فارمیسی میں بطور پرنسپل تقرری اس خطرے کو مزید بڑھاتی ہے، کیونکہ ان کی سابقہ کارکردگی اور الزامات اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ معیاری تعلیم اور صحت کے معیار کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لہذا، ان کی فوری برطرفی پاکستان میں شفافیت، اعتماد، اخلاقی اقدار اور صحت کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے۔

2005 میں فارم ڈی پروگرام کے آغاز کے ساتھ شروع ہونے والا "یونیورسٹی آف سرگودھا فارماسیوٹیکل لیبارٹریز" کا منصوبہ ایک جدید دواسازی کی سہولت قائم کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ بد قسمتی سے یہ منصوبہ خریداری میں بے ضابطگیوں اور ناقص مشینری کے انتخاب کی وجہ سے مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر، جو اُس وقت ڈین آف فارمیسی اور ایم/ایس یونیورسٹی آف سرگودھا فارماسیوٹیکل لیبارٹریز کے مرکزی رکن تھے، پر الزام ہے کہ انہوں نے لاہور کے صنعتی علاقے سگیاں بائی پاس سے استعمال شدہ اور خراب مشینری خریدی۔

یہ خریداری درج ذیل آرڈرز کے تحت دستاویزی شکل میں موجود ہے:

UOS/RC/2011 مورخہ 21 مارچ 412-11

UOS/RC/2010 مورخہ 25 مئی 160-10

UOS/RC/2011 مورخہ 18 اکتوبر 616-11

UOS/RC/2011 مورخہ 18 اکتوبر 615-11

UOS/RC/2011 مورخہ 21 اکتوبر 624-11

اگرچہ مرکزی لائسنس بورڈ کے چیئرمین کی جانب سے ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت مینوفیکچرنگ لائسنس (167/000859 مورخہ 12 جون 2017) جاری کیا گیا، لیکن یہ منصوبہ ناکام

1666 مورخہ 19 نومبر 2018 کے ذریعے یہ لائسنس رضاکارانہ طور پر سرنڈر کر دیا، جسے بورڈ نے 26 فروری 2019 کے اجلاس UOS/PIU/ بعد ازاں، یونیورسٹی نے خط نمبر میں منسوخ کر دیا۔

یہ اقدام نظائر ایک رسمی کارروائی معلوم ہوتی ہے، لیکن درحقیقت اس نے 18 سال کی سرمایہ کاری اور عوامی وسائل کو ضائع کر دیا۔ اگر اس سہولت کو تحقیقاتی یا تدریسی مقاصد کے لیے بروئے کار لایا جاتا تو یہ قومی اثاثہ بن سکتی تھی۔

اس معاملے پر گورنر پنجاب اور چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا، عمر سرفراز چیمہ، کو مورخہ 25 اپریل 2022 کو باقاعدہ درخواست (نمبر 627/379) دی گئی، جس میں سخت انضباطی کارروائی اور یونیورسٹی انتظامیہ کی خط و کتابت شامل ہے، اس بدعنوانی کے شواہد کو مزید تقویت دیتے ہیں۔ (HEC) نقصان کے ازالے کا مطالبہ کیا گیا۔ متعدد سرکاری خطوط، جن میں ہائیر ایجوکیشن کمیشن

21 میں بطور پروفیسر تفرری میں غیر قانونی اسناد اور غیر مجاز BS سرگودھا کیس کے علاوہ بھی شواہد ظاہر کرتے ہیں کہ پروفیسر بشیر کا طرز عمل ایک مستقل بے ضابطگیوں کا مظہر ہے۔ ان کی کو بھی یونیورسٹی سے متعلق (OHCHR) تشخیص رپورٹوں کا استعمال سامنے آیا۔ یہ معاملہ لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج بھی ہوا۔ مزید برآں، اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق دستاویزات حاصل کرنے میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا، جو شفافیت کے فقدان کو ظاہر کرتا ہے۔

کی کمزور نگرانی سے فائدہ اٹھا کر خود کو بچا لیتے ہیں۔ NAB اور HEC یہ تمام واقعات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ پاکستان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بدعنوان عناصر احتسابی اداروں جیسے سرگودھا اسکیمینڈل کے باوجود، پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر کو لاہور کے لارڈز کالج آف فارمیسی میں بطور پرنسپل تعینات کیا گیا ہے، جو یونیورسٹی آف دی پنجاب سے الحاق شدہ ادارہ ہے۔ ان پر بددیانتی، دھوکہ دہی، اور مالی بے ضابطگیوں کے سنگین الزامات ہیں۔ ان جیسے افراد کی تعلیمی قیادت میں موجودگی فارمیسی کی ساکھ کو مجروح کرتی ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے خطرہ بن جاتی ہے۔

2025 جیسے سائنسی ایونٹس میں شرکت کو سائنسی معیار کی تضحیک قرار دیا گیا ہے۔ ایسے شخص کو تعلیمی (2024 ICONRIPS) اور (IPCE) ان کی 21 ویں انٹرنیشنل فارمیسی کانفرنس ادارے کی سربراہی دینا پاکستان میں فارمیسی تعلیم اور صحت کے نظام کے لیے تباہ کن ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر کی لارڈز کالج آف فارمیسی سے برطرفی محض ایک شخص کے خلاف کارروائی نہیں بلکہ پورے نظام کی اصلاح کی سمت ایک قدم ہے۔ ان کی بدعنوانی نے تعلیمی اداروں کو کمزور کیا، عوامی فنڈز ضائع کیے، اور سچائی و شفافیت کے اصولوں کو پامال کیا۔

پنجاب ہائیر ایجوکیشن کمیشن، فارمیسی کونسل آف پاکستان، اور متعلقہ یونیورسٹیوں کو فوراً ان کی بدعنوانیوں کی جامع تحقیقات کر کے انہیں برطرف کرنا چاہیے۔ پاکستان فارماسٹ ایسوسی ایشن سمیت دیگر تنظیموں کی مسلسل اپیلیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ قوم مزید خاموشی برداشت نہیں کر سکتی۔

یونیورسٹی آف سرگودھا کا کیس ایک وارننگ ہے، مگر پروفیسر ساجد بشیر کی موجودہ تعیناتی اس خطرے کو دوبارہ زندہ کر رہی ہے۔ اگر ان کے خلاف فوری کارروائی نہ کی گئی تو یہ پاکستان کے تعلیمی و صحت کے نظام میں بدعنوانی کے زہر کو مزید گہرا کر دے گی۔

ان کی برطرفی نہ صرف احتساب کی علامت ہوگی بلکہ یہ اس عزم کی بھی گواہی دے گی کہ پاکستان میں علم، تحقیق اور صحت کی حفاظت کسی بھی کرپٹ مفاد سے زیادہ اہم ہے۔

REFERENCES:

- [1] Higher Education Commission of Pakistan. *Minimum criteria for appointment of faculty members in universities*. Islamabad: HEC; 2009. Available from: <https://hec.gov.pk/english/services/faculty/Pages/default.aspx>
- [2] Higher Education Commission of Pakistan. *Plagiarism, fraud and misconduct regulations*. Islamabad: HEC; 2018. Available from: <https://hec.gov.pk/english/services/faculty/Plagiarism>
- [3] Pakistan Pharmacy Council. *Accreditation standards and code of conduct for pharmacy education*. Islamabad: PPC; 2020. Available from: <https://www.ppc.org.pk>

- [4] National Accountability Bureau. *Role of NAB in controlling corruption and fraud in public sector institutions*. Islamabad: NAB; 2022. Available from: <https://www.nab.gov.pk>
- [5] Transparency International. *Corruption Perceptions Index 2024*. Berlin: Transparency International; 2024. Available from: <https://www.transparency.org/en/cpi/2024>
- [6] World Health Organization. *Good governance practices for medicines and health workforce education*. Geneva: WHO; 2014. Available from: <https://www.who.int>
- [7] UNESCO. *Ethics and accountability in higher education*. Paris: UNESCO; 2019. Available from: <https://www.unesco.org>
- [8] Khan MS, Khan RA. Governance failures and corruption in professional education institutions in Pakistan. *Int J Educ Manag*. 2020;34(6):987–1002. Available from: <https://doi.org/10.1108/IJEM-01-2020-0024>
- [9] Malik AM, Azam M. Impact of corruption on quality in higher education and health professions. *Pak J Soc Sci*. 2018;38(2):421–435. Available from: <http://pjss.bzu.edu.pk>
- [10] Pharmaceutical Review. Corruption, governance challenges, and institutional accountability in pharmacy education: demand for reforms. *Pharmaceutical Review*. 2024;16(7):22–30. Available from: <https://pharmaceuticalreview.com>

ڈاکٹر مظہر نذیر Ph.D

مُدیْر اَعْلٰی: رسالہ الدویہ PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN 2220-5167;W: <https://pharmaceuticalsreview.com/>